

درپیش

<http://www.pakistanconnections.com/ebooks>

النور مسعود

درپیش

(شاعری)

انور مسعود

نسخہ

اک ڈاکٹر سے مشورہ لینے کو میں گیا
ناسازی مزاج کی کچھ ابتدا کے بعد

کرنے لگے وہ پھر مرا طبی معائنے
اک وقفہ غوثی صبر آزما کے بعد

ضربات قلب و نبض کا جب کر چکے شمار
بولے وہ اپنے پیڑ پہ کچھ لکھا کے بعد

ہے آپ کو جو عارضہ وہ عارضی نہیں
سمجھا ہوں میں فکر بے انتہا کے بعد

لکھا ہے ایک نسخہ اکیر و بے بدل
دربار ایزدی میں شفا کی دعا کے بعد

لیجے نماز فجر سے پہلے یہ کپسول
کھائیں یہ گولیاں بھی نماز عشا کے بعد

سیرپ کی ایک ڈوز بھی لیجے نہار منہ
پھر ٹیبلٹ یہ کھائیے پہلی غذا کے بعد

لینی ہے آپ کو یہ دوا اس دوا سے قبل
کھانی ہے آپ کو یہ دوا اس دوا کے بعد

ان سے خلل پذیر اگر ہو نظام ہضم
پھر مکچر یہ پیجئے اس ابتلا کے بعد

لازم ہے پھر جناب یہ انجکشنوں کا کورس
انہیں نہ ہاتھ آپ کے اگر اس دوا کے بعد

تجویز کر دیئے ہیں وٹامن بھی چند ایک
یہ بھی ضرور لیجئے ان ادویہ کے بعد

پھر چند روز کھائیں یہ نفھی سی ٹیبلٹ
کھلی اٹھے بدن میں اگر اس دوا کے بعد

چھ ماہ تک دوائیں مسلسل یہ کھائیے
پھر یاد کیجئے گا حصول شفا کے بعد

اک وہم تھا کہ دل میں مرے ریگنے لگا
ان کے بیان نسخہ صحت فزا کے بعد

کیسٹ کی دکان بنے گا شکم مرا
تریل ادویات کی اس انتہا کے بعد

میں نے کہا کہ آپ مجھے پھر ملیں گے کب
روز جزا سے قبل کہ روز جزا کے بعد



چلو گمان کی حد سے

چلو گمان کی حد سے گذر کے دیکھتے ہیں
کنویں میں کیا ہے کنویں میں اتر کے دیکھتے ہیں

وہ کہہ رہے ہیں اچھوتا سا کام کر دیکھو
سو چھ کو پانچ سے تفریق کر کے دیکھتے ہیں

اب ایسی فلم بھی شاید ہی کوئی ہو کہ جسے
اکٹھے بیٹھ کے افراد گھر کے دیکھتے ہیں

اب اس کے خال سے چلتے ہیں گیسوؤں کی طرف
سمٹ کے دیکھ لیا ہے بکھر کے دیکھتے ہیں

فلک پہ جتنے ملک ہیں وہ اپنے چینل پر
شبانہ روز تماثے بشر کے دیکھتے ہیں

اب اور کیا سر بازار دیکھنا انور
کسی دکان پہ چشمے نظر کے دیکھتے ہیں

دو شعر

آپ کی وگ بھی یہاں رہ گئی بتیسی بھی
اپنا سامان کسی روز اٹھا لے جاؤ

بزم میں بیٹھ کے مت دانت نکالو انور
یوں نہ ہو دانت کے مانند نکالے جاؤ



تکلف برطرف

سود در سود دے کے روؤ گے
 یہ مصیبت نظر نہیں آتی
 قرض پر قرض لے کے ہتے ہو
 شرم ختم کو مگر نہیں آتی



itsurdu.blogspot.com

فرہنگ نو

ع کو اور غ کو پڑھتے ہیں جیسے عین نین
 بالکل ایسے ف کو بھی اب فین کہنا چاہیے
 اب نئے معنی عطا کیجئے پرانے لفظ کو
 اب تو نیک کو بھی نصب العین کہنا چاہیے



اعلائے کلمہ الحق

بات ہے انصاف کی اور ہم کہیں گے بار بار
چاہے امریکہ بہادر کو بہت مندی لگے
جس نے ایٹم بم گرائے کشورِ جاپان پر
کیوں نہ آخر سب سے پہلے اس پہ پابندی لگے



itsurdu.blogspot.com

بڑا تنفس

صرف منصوبے بنانے کے لیے
 میں بہت مشہور اور مقبول ہوں
 کالا باغ اور ڈیم ڈیم
 میں اسی گردان میں مشغول ہوں



itsurdu.blogspot.com

ظرافت ماب

ایک شاعر ہیں فلاں ابن فلاں
 اک ذرا سا بھی جنہیں احساس رسوائی نہیں
 جب کبھی میں نے سنا ان کا ظریفانہ کلام
 شرم تو آئی بہت لیکن ہنسی آئی نہیں



itsurdu.blogspot.com

ایک صائب رائے

عیب دار ہونے سے یہ بھی بچ گیا ہوتا
ماہرین اس کو بھی گر یہی دوا دیتے
اس قدر نہ لنگراتا یہ نظام جمہوری
پولیو کے قلمے کچھ اس کو بھی پلا دیتے



گرہ

کل بزرگ ایک یوں ہوئے گویا
 کھایا جاتا نہیں ہے بوڑھوں سے
 میں نے فوراً لگا دیا مصرع
 کیا چبائے کوئی مسوڑھوں سے



itsurdu.blogspot.com

طبی مشورہ

ایسی بھی کیا پڑی ہے کہ چچ ہلایئے
اس کار بے فضول سے خود کو بچائے
چائے ضرور پیجئے لیکن جناب من
چینی کے کپ میں اور نہ چینی ملائے



برسات کے موسم

برسات	کا	موسم	آیا	ہے
اور	گرمی	دانے	لایا	ہے
تو	آم	برابر	کھاتا	جا
ہاں	کھاتا	جا	کھلاتا	جا
جب	کچڑ	سے	کھراتا	ہے
انسان	پھسل	ہی	جاتا	ہے
بل	کھاتا	اور	لنگڑاتا	جا
لنگڑاتا	جا	لہراتا		جا
تری	ناک	پہ	منڈلاتی	ہے
جو	کھسی	تجھے	ساتی	ہے
اس	کھسی	کو	تھپڑاتا	جا
تھپڑاتا	ہاتھ	ہلاتا		جا

اب جس بھی ہے اور بادل بھی

اب کھاٹ بھی ہے کھٹل بھی

اب نیند میں بھی چلاتا جا

چلاتا شور مچاتا جا

کچھ مچھر چائے پانی میں

اور باقی مچھر دانی میں

اس صورت سے گھبراتا جا

گھبراتا اور نبھاتا جا



قاعدہ بیمار پڑنے کا

قاعدہ بیمار پڑنے کا مری جاں مجھ سے پوچھ
قاعدہ یہ ہے کہ تو باقاعدہ اخبار پڑھ

اپنی جمہوری ترقی کا قصیدہ پڑھ ضرور
لیکن اس کے بعد باقی عمر استغفار پڑھ

تو بھری دنیا میں تنہا ہو گیا نا اے عزیز
ہم نہ کہتے تھے کہ اتنا بھی نہ برخوردار پڑھ

دیکھ سب کے قہقہے اشکوں میں ہیں بھیگے ہوئے
دیکھ انور بزم میں ایسے نہ تو اشعار پڑھ



نام زنگی کا فور

حالات کے رفتار سے ہم بھانپ گئے تھے
اب کوئی دستار پہ یہ پھول کھلے گا
جو سب سے بڑا امن کا ایوارڈ ہے انور
معلوم تھا اب کے کسی کوئی کو ملے گا



ماہرا نگم ٹیکس

واؤچ جو بنانے ہیں بنانے کے لیے آ
 نگم جو چھپانی ہے چھپانے کے لیے آ
 میری بھی کمانی سے کمانے کے لیے آ
 آ پھر سے مرا ٹیکس بچانے کے لیے آ



شاگرد رشید

کیسی یہ غزل آپ نے بھیجی ہے کہ جس پر
ہنس بھی نہیں سکتا ہوں جو میں رو نہیں سکتا
یوں بحر سے خارج ہے کہ خشکی پہ پڑی ہے
شعروں میں وہ سکتہ ہے کہ کچھ ہو نہیں سکتا



itsurdu.blogspot.com

بامشقت

مشقت ہی کچھ ایسی تھی کہ اس کو
 پسینے پر پسینہ آ رہا تھا
 عجب منظر تھا اک ہوٹل میں گورا
 چھری کانٹے سے پا پڑ کھا رہا تھا



دودھ کا دودھ پانی کا پانی

ہے گوالا بڑا دیانت مند
 اس نے پانی کبھی نہیں ڈالا
 ویسے گا ہک سے پوچھ لیتا ہے
 پندرہ یا کہ دس والا



itsurdu.blogspot.com

حکومت ترکیہ کے لیے دعا

ہیں جس کے من میں لندن و پیرس بے ہوئے
کے سے اس کے دل کی فضا کو قریب کر
یورپ کی یونین سے ہیں جس کو عقیدتیں
اسلام سے بھی اس کو محبت نصیب کر



خود کردہ را

یہی ہے فون کرنے کا نتیجہ
 مسلسل ایک موسیقی سنی ہے
 جواب آتا نہیں کوئی ادھر سے
 کوئی دھن سی برابر بچ رہی ہے



itsurdu.blogspot.com

لب پہ آتی ہے

دعا کرتا تھا کوئی مانگے والا
خدا کی بارگہ میں گزرگزا کر
مجھے گھوڑا اگر بخشا ہے تو نے
تو سیبوں کا مربہ بھی عطا کر



itsurdu.blogspot.com

ہو گئی ہے

حمیت ہو چکی ہے دل سے رخصت
حیا سے آنکھ خالی ہو گئی ہے
بھلی قدریں بھلا بیٹھے ہیں بھیا
ہمیں روشن خیالی ہو گئی ہے



itsurdu.blogspot.com

بلکہ

کیونکر میں کہوں آفت جاں حسن بتان کو
یہ چیز غم دہر سے رلیف ہے بلکہ

چہرے کو یہ دو حصوں میں کر دیتی ہے تقسیم
یہ ناک نہیں ہے خط تنصیف ہے بلکہ

خوش میری ترقی پہ نہیں ہیں مرے احباب
انور انہیں اس بات کی تکلیف ہے بلکہ



حال دل ہم جو

حال دم ہم جو کبھی ان کو سنانے لگ جائیں
کیا کیا جائے کہ چھینکیں انہیں آنے لگ جائیں

ان کا رطب پذیرائی نہ پوچھو ہم سے
کوئی مہمان جو آئے تو نہانے لگ جائیں

میری خاموشی پہ بھی لوگ بتائیں باتیں
حرف ساکن پہ بھی اعراب لگانے لگ جائیں

اس کی بیلوں کو اگر ہاتھ نرے چھو جائیں
پھر کریلے کو بھی انگور کے دانے لگ جائیں

ہیں وہیں لوگ شناسائے رموز نغمہ
بزم موسیقی میں جو سر کو ہلانے لگ جائیں

چونکہ استاد کے مصرعے ہیں نہایت مرل
اس کے شاگرد نہ کیوں ان کو اٹھانے لگ جائیں

دوستو حضرت انور کا کوئی ٹھیک نہیں
دل میں روتے ہیں لوگوں کو ہسانے لگ جائیں



itsurdu.blogspot.com

دسے دسترخوان

کچھ کی گلتی تھی دسترخوان پر
جب یہ دُش پچنی مکمل ہو گیا
بڑھ گیا کچھ اور بھی لطف طعام
دال سے کھانا بدل ہو گیا



itsurdu.blogspot.com

ایک مشاعرہ میں

ابھی اپنی غزل پڑھ کر گئے ہیں حضرت انور
ردیف و قافیہ یہ تھا پشیمانی سے مر جاتے
انہیں وقت بڑی در پیش تھی مرنے کے بارے میں
وہ کرتے عقد ثانی اور آسانی سے مر جاتے



رازدارانہ

کبھی ہو گیا میسر نہ ہوا کبھی میسر
سر عام کیا کہوں میں کہ یہ راز کی ہیں باتیں
کبھی میں نے کش لگایا کبھی کش نہیں لگایا
اس کنکشن میں گذریں مری زندگی کی راتیں



بڑ بولا

ایکشن میں مرا مہ مقابل
 کچھ ایسی بے یقینی سے کھڑا ہے
 کہ سوتے میں بھی بول اٹھتا ہے اکثر
 مرا جلسہ مرا جلسہ بڑا ہے



مشورہ

یہی تو اس کا اصلی ذائقہ ہے
 کرپے سے نہ کڑواہٹ نکالو
 اگر تلنی نہیں اس کی گوارا
 مری راتو شکر قندی پکا لو



itsurdu.blogspot.com

بخیر گذشت

بخیر تو اس سے ایک بھی سیدھا نہیں لگا
 آڑا لگا دیا کوئی ترچھا لگا دیا
 ٹیلر کی بدحواسیاں مجھ سے نہ پوچھے
 اس نے مری قمیض میں نیفہ لگا دیا



itsurdu.blogspot.com

مشاعرہ اسٹیل مل کراچی

اللہ اللہ آج یہ اسٹیل مل کا اہتمام
 ہو رہے ہیں صاحبان ذوق جس سے مستفید
 آج لوہے سے ہی انور تول وزن شعر کو
 الحدید الحدید الحدید الحدید



خارجہ پالیسی

امریکہ سے جو روشنی آتی رہی پیہم
ہم اس پہ دل و جان سے فدا ہوتے رہے ہیں
کیا اس میں کوئی شک ہے کہ ایوب سے اب تک
ہم لوگ شرف بہ ضیا ہوتے رہے ہیں



itsurdu.blogspot.com

اردو دان

کہا اس نے اردو مجھے آ گئی ہے
بہت ٹھیک جملے بنائے ہیں میں نے
مجھے ایک پانی کا لقمہ پلا دو
پلاؤ کے دو گھونٹ کھائے ہیں میں نے



itsurdu.blogspot.com

ایران میں پاکستانی

اسے اس وقت فوری طور پر درکار تھا دھاگا
محلے کی دکان تک اس غرض کے واسطے بھاگا

دکان والے نے پوچھا آپ کو کیا چاہیے بھائی
طلب کس چیز کی میری دکان پر آپ کو لائی

کہا آقا مجھے درپیش اک کار مرمت ہے
اور اس کے واسطے رشتے کی ہنگامی ضرورت ہے

اس کی کھوج میں نکلا ہوں آقا آج میں گھر سے
اگر موجود ہے رشتہ اٹھا لاؤ نا اندر سے

دکان والا بہت جلد اس کی فرمائش بجا لایا
اٹھا اور اک سوویں سے بھرا پیکٹ اٹھا لایا



پوچھتا مجھ سے یہی

پوچھتا مجھ سے یہی مرا افسر بابا
فائلیں کتنی ہوئیں داخل دفتر بابا

بات اندر کی قلندر نے بتائی ہے مجھے
ہیں ابھی لوگ بہت جیل سے باہر بابا

اگلے وقتوں کے یہ ناقد ہیں انہیں کچھ نہ کہو
تبصرہ لکھتے ہیں تحریر کو پڑھ کر بابا

مبتدی اب لیے پھرتے ہیں ہزاروں نشتر
میر کے پاس تو تھے صرف بہتر بابا

تو ذرا سوچ کہ عینک وہ کہاں سے ملتی
تو جسے بھول گیا ناک پہ رکھ کر بابا

کوئی ہو جائے مسلمان تو ڈر لگتا ہے
مولوی پھر نہ بنا دے اسے کافر بابا

دور ایسا ہے کہ اس دور میں کھل سکتا ہے
پھول گو بھی کا سر شاخ صنوبر بابا

اس کے لہجے میں جلیبی سی جو شیرینی ہے
مجھ کو لگتا ہے کوئی اس میں بھی چکر بابا

اس کی تقریر کے دوران میں حسرت ہی رہی
کاش ہوتے مرے تھیلے میں ٹماٹر بابا

کوئی لوگوں کو یہ سمجھائے کہ بیمار نہ ہوں
ہسپتالوں میں زیادہ نہیں بستر بابا

وقت نے ہم کو بھی تہذیب سکھا دی انور
چلتے پھرتے ہوئے کھا لیتے ہیں برگر بابا



لحاظ

بے وجہ نہیں ہے یہ مرا نرم رویہ
 کچھ صورت حالات کا ہوتا ہے تقاضا
 میرا ہے رقیب اور ترا فرسٹ کزن ہے
 کرنا ہی پڑا مجھ کو لحاظ اس کا لہذا



نند پیوند

سنا جب یہ میں نے کہ رضیہ کی نند
 رقیہ کے گردے سے ہے بہرہ مند
 مجھے شیخ سعدی بہت یاد آئے
 بنی آدم اعضاء ایک دیگرند



itsurdu.blogspot.com

قومی انتخابات

بات جب ہو چکی ہے انہونی
تب کہیں ہم نے اعتبار کیا
کیا کبھی آپ نے سنا پہلے
شیر نے تیر کو شکار کیا



itsurdu.blogspot.com

مفکر اعظم

سوچوں کے تسلسل نے مجھے گھیر لیا ہے
اور مسئلہ ہر بار نیا سوچ رہا ہوں
انور مجھے اس وقت عجب سوچ ہے درپیش
میں سوچ رہا ہوں کہ میں کیا سوچ رہا ہوں



انگل سام

قابل نفرت ہے کیوں وہ ساری دنیا کے لیے
ایک لمحے کے لیے بھی اس نے یہ سوچا نہیں
وہ زمانے بھر کو دہشت گرد کہتا ہے مگر
کوئی دہشت گرد اس کی گرد کو پہنچا نہیں



نذر مجید امجد

اس نے کہا کہ بول ترا مدعا ہے کیا
میں نے بھی اس سے بات بہت صاف صاف کی
میں نے کہا کہ دیکھ یہ میری بیاض دل
ہے کب سے منتظر ترے آٹو گراف کی



ضرورت ایجاد کی ماں

اک پولس والے نے کل مجھ سے کہا
 کچھ تو اظہار سخاوت کیجئے
 چونکہ عیدی مانگنا ممنوع ہے
 مجھ کو فطرانہ عنایت کیجئے



itsurdu.blogspot.com



خدا اہل ثقافت سے بچائے
 کہ باتیں وہ نرالی کہہ رہے ہیں
 جسے میں کہہ رہا ہوں بے حیائی
 اسے روشن خیالی کہہ رہے ہیں



itsurdu.blogspot.com

سزاوار

کیسے عجب سوال مجھے پوچھتے ہیں آپ
 لوگوں میں کون شخص ہوں کیا چاہیے مجھے
 میں کاوش دفاع وطن کا ہوں مرتکب
 میں ہوں قدیر خان سزا چاہیے مجھے



itsurdu.blogspot.com

ایک یادگار محفل

یاد آئی ایک دعوت ایک سبزہ زار میں
چل پڑا پھر قافلہ مضمون در مضمون کا

تھا سخی بٹ کی طرف سے اہتمام خورد و نوش
اک سویٹر بھی پہن رکھا تھا اس نے اون کا

مرغ ٹینڈے اور کرلیے اور پلاؤ اور مٹن
تھوک پکوائے تھے اس نے ذکر کیا پرچون کا

ہم نے سسل القول سے فارغ نہ دیکھا میزباں
سلسلہ تھکتا نہیں تھا اس کے ٹیلیفون کا

تھا ثناء اللہ اس پر برہم و نوحہ کناں
حشر برپا ہے کراچی میں جو کشت و خون کا

اپنے لیڈر کا کیا صدیق بٹ نے تذکرہ
اور اس کی حالیہ تقریر کے مضمون کا

چوہدری صاحب نے پھر سو بات کی اک بات کی
جیسے موتی ہو کسی گنجینہ مکینوں کا

اک دیانتدار ڈکٹیٹر ہمیں درکار ہے
ہے یہی درماں ہماری حالت محزون کا

متفق سب تھے کہ دشمن یہ وڈیرا ہی تو ہے
آشتی کا امن کا انصاف کا قانون کا

ٹھٹھڑے ٹھٹھڑے لگ رہے تھے ڈاکٹر انور نسیم
اور نظارہ کر رہے تھے آسماں پر مون کا

اس شب گرما کا موسم تھا کچھ ایسا جس طرح
جنوری کی مارنگ کا ایونگ کا نون کا

بخ زدہ ماحول میں ہم پر تو کچھ کھلتا نہ تھا
یہ مری کا ہے علاقہ یا کہ ڈیرہ دون کا

میری ناگلوں کا وہ سردی سے بچا سکتی نہ تھی
اتنا پتلا حال تھا یارو مری پتلون کا

کانپ اٹھتا اور قیامت تک مسلسل کانپتا
قیس آ کر دیکھتا گر حال مجھ مجنون کا

تھے برووت سے بدن سکڑے ہوئے اکڑے ہوئے
تیل ماش کے لیے درکار تھا زیتون کا

توبہ توجہ اس چمن کی وہ فضائے زمہریر
فلسفہ بھی منجمد ہو جائے افلاطون کا

گرمیوں میں اتنا ٹھنڈا لان ملنے کا نہیں
گوشت گوشت دیکھ لو دنیائے کاف و نون کا

کوئی مانے یا نہ مانے ہے امر واقعہ
سخت سردی پڑ رہی تھی تھا مہینہ جون کا

دیکھ انور یار ہے اپنا سخی بٹ چھوڑ دے
قافیہ صابون کا معجون کا افیون کا



عزیزو آج کی محفل کا

عزیزو آج کی محفل کا میں صدر گرامی ہوں
جہاں بھی بیٹھنا چاہوں گا بن جائیگی تھاں میری

ستم کے ڈھول بجتے ہیں اور اتنا شور کرتے ہیں
کسی کے کان پر نہ ہے نہ چیں میری نہ چاں میری

ہمارا کھیت سانجھا ہے مگر تقسیم ہے ایسی
کہ سارے مونگرے تیرے ہیں ساری مولیاں میری

بیرے سے کوئی بھی رابطہ ممکن نہیں انور
نہ میں کوئے کی سنتا ہوں نہ کچھ سنتا ہے کاں میری



نیا قاعدہ

یوں	پرستو	بچو	الف	آلودگی
غین	سے	غوغا	دھماکے	دال
جیم	سے	جرم	اور	ملاوٹ
قاف	سے	قتل	اور	ڈاکے
				ڈال



سام اور صدام

کسی میں جرات ہے کہ پوچھے ہم سے حملے کا جواز
بس مفاد اپنا ہمیں منظور ہے اس کھیل میں
کتنے پانی میں ہے کوئی یہ نہیں ہم دیکھتے
دیکھتے ہیں صرف یہ ہے کون کتنے تیل میں



مروت

رواداری ہم نے نبھائی ہے ایسی
 زباں تک نہ آئی یہ بات آتے آتے
 ہم اتنا بھی مہمان سے کہہ نہ پائے
 بڑی دیر کی مہرباں جاتے جاتے



itsurdu.blogspot.com

آج کی تازہ خبر

آپ اگر اس کی کرنسی میں ہی دیں اس کو جواب
وہ اٹھا کر بھاگ جائے اپنا بستر بوریا
آپ تک پہنچی یہ آنکھیں کھولنے والی خبر
کیسے امریکہ سے پیش آیا شکاری کوریا



itsurdu.blogspot.com

تازہ بہ غازہ

رخ زیا پلستر در پلستر
عجب کوہان سا باندھا ہے سر سے
ٹھٹھک کر رہ گئی ہے والدہ بھی
دلہن آئی ہے بیوٹی پارلر سے



itsurdu.blogspot.com

دو شعر

یاد ہیں وہ دن بھی ہم کو دوستو جب گوشت کو
صاف کرتا تھا قصائی تولنے سے پوشر
منہ کھلا جس وقت اس کا کھل گیا سارا بھرم
کیا مدبر لگ رہا تھا بولنے سے پوشر



دو ٹوک

جو بھی ہم کو ڈرائے گا انور
 ہمیں اس سے ضرور ڈرنا ہے
 کتنی سادہ ہے پالسی اپنی
 ہر دباؤ قبول کرنا ہے



itsurdu.blogspot.com

وہ اور ہم

ہم وک اندازہ نہیں ہے اس کا
وہ بدلتا ہے لہادے کتنے
کتنی باریک ہیں چالیں اس کی
اور ہم لوگ ہیں سادے کتنے



itsurdu.blogspot.com

ذکر اس کا کبھی ہم نے مناسب نہیں جانا

حاصل ہیں بہت سی ہمیں زرخیز زمینیں
باہر سے منگائی ہیں زراعت کی مشینیں
ہر سال نئی کار خریدی تو ہمیں نے
بھاتا نہیں ماڈل ہمیں گاڑی کا پرانا
ذکر اس کا کبھی ہم نے مناسب نہیں جانا

باغات میں اپنے سلی اشجار لگے ہیں
اشجار میں اثمار طرحدار لگے ہیں
منڈی میں کریٹوں کے جو انبار لگے ہیں
ہے اپنے شمر دار درختوں کا خزانہ
ذکر اس کا کبھی ہم نے مناسب نہیں جانا
ہر رنگ کا ہے مال ضروری بھی میسر
بھینسیں ہمیں کالی بھی ہیں بھوری بھی میسر
گھی اور شکر اور ہے چوری بھی میسر
پلتا ہے انہی دیسی غذاؤں پہ گھرانہ
ذکر اس کا کبھی ہم نے مناسب نہیں جانا
چکھے کی ہر اک خرد وکلاں ذات ہے گھر میں
ہر قسم کی صنعت گجرات ہے گھر میں

باڑے کی ہر اک چیز کی بہتات ہے گھر میں
گھر میں ہے ہر اک طرح کی سوغات زمانہ
ذکر اس کا کبھی ہم نے مناسب نہیں جانا



itsurdu.blogspot.com

میرے پانی میں ملا

میرے پانی میں ملا اور ذرا سا پانی
میری عادت ہے کہ پیتا ہوں میں پتلا پانی

اللہ اللہ صفائی سے وہ رغبت اس کی
اس نے حقے کا کئی سال نہ بدلا پانی

مجھ کو شوگر بھی ہے اور پاس شریعت بھی ہے
میری قسمت میں نہ میٹھا ہے نہ کڑوا پانی

چائے ہی چائے بدن میں ہے لہو کے بدلے
دوڑتا اب ہے رگوں میں یہی تتا پانی

میں نے اک فلسفی اس فکر میں ڈوبا دیکھا
ہوتا کس طرح کا گیلا جو نہ ہوتا پانی

کس قرینے سے گلی آپ نے کی ہے تعمیر
گھس گیا سارے مکانوں میں گلی کا پانی

اتنی اچھی بھی نہیں اتنی سماجی تنقید
بند ہو جائے نہ انور ترا حقہ پانی



itsurdu.blogspot.com

تین شعر

وٹوں کی بھیک مانگنا اس کا نصیب تھا
اک بادشہ تھا اور بہت ہی غریب تھا

اپنوں سے فطرتاً تھا بعید البعید وہ
غیروں سے خصلتاً وہ قریب القریب تھا

پیار کو کچھ اور سچی پیار کر گیا
طے ہو گیا کہ وہ کوئی حازق طیب تھا



ریفرنڈم 2002

اس پر تو صرف ساٹھ منٹ ہی بڑھے جناب
اپنے بھی پاس ہوتی کوئی ٹاپ کی گھڑی
حضرت مری طرف سے مبارک ہو آپ کو
آگے بڑھی ہے پانچ برس آپ کی گھڑی



itsurdu.blogspot.com

نوناقد نہ تیرہ ادھار

اس عید پہ قربان کیا میں نے جو دہہ
اس نیک عمل کا مرے مولا مجھے پھل دے
یارب میں نہیں اور کسی چیز کا طالب
جتنا بھی ثواب اس کا ہے ڈالر میں بدل دے



صاف صاف

ویزے کی معرفت سے ہو زوجہ جسے نصیب
واللہ اس مزاج کا شوہر نہیں ہوں میں
انور مرا حساب ذرا مختلف سا ہے
یو کے میں آ گیا ہوں مکیتر نہیں ہوں میں



مشورہ

جو کہتے ہیں کہ مجھے ہو گئے ہیں
 مٹن اور وال اور آتا وغیرہ
 ذرا ان کے مشاغل بھی تو دیکھو
 پتنگیں ڈور بو کاٹا وغیرہ



itsurdu.blogspot.com

روایتی انصاف

پیش ہوئے جب دونوں ملزم
یوسف رمزی اکیلے کانسی
جھٹ پٹ جھٹ پٹ منصف بولا
یوسف قید اور اکیلے پھانسی



itsurdu.blogspot.com

مشورہ

اتنا میلا تو نہیں ہے تیرا چہرہ جان من
یہ ضروری ہے کہ اپنے ساتھ کچھ انصاف کر
میں تجھے اک مشورہ دیتا ہوں اس کو مان لے
آئینہ تو صاف ہے عینک کے شیشے صاف کر



پنجے سے انگلیوں تک

چھوڑیے دشمن سے پنجہ آزمائی کا خیال
تازہ تر ترکیب نصرت آزماتے جائے
کارزار دہر میں کافی ہے تھوڑا سا عمل
انگلیوں سے وکٹری کی وی بناتے جائے



itsurdu.blogspot.com

نرالی معیشت

یہ حالت ہو گئی خلق خدا کی
 کہ مہنگائی کے ہاتھوں مر رہی ہے
 نرالی ہے معیشت بھی ہماری
 کہ یہ پھر بھی ترقی کر رہی ہے



itsurdu.blogspot.com

گلی میں

کتے کو جب آتے دیکھا
 بچہ اتنی زور سے چیخا
 کہ لے پاؤں بھاگا



itsurdu.blogspot.com

مذاکرات کی کوشش تو

مذاکرات کی کوشش تو بارور نہ ہوئی
مگر یہ ہے کہ زیادہ اگر مگر نہ ہوئی

مرا ہوا تھا بہت اس کی آنکھ کا پانی
کہ اس نے پیار بھی کاٹی تو آنکھ تر نہ ہوئی

ہمارے عہد میں سمنے ہیں فاصلے کیا کیا
درازی شب ہجراں ہی مختصر نہ ہوئی

ہزار شکر کہ ہم پر جناب واعظ کی
وہ کوئی ہے نصیحت جو بے اثر نہ ہوئی

خبر ہوئی ہے ہمیں بھی تو صرف اتنی سی
ڈکیتیوں کی پولس کو بھی کچھ خبر نہ ہوئی

رقیب جمع نہ ہوں جب تو کیا مزہ انور
وہ کیسی بزم ہے جس میں کھسر پھسر نہ ہوئی

رشتہ ورعشہ

یہ فقط اک رسم بیہودہ کا منظر ہی نہیں
یہ ہے وہ تصویر جس میں عبرت آموزی بھی ہے
اک بزرگ ناتواں ہیں بام پر جلوہ فروز
ہاتھ میں رعشہ بھی ہے اور ڈور کی چرخی بھی ہے



کاسہ لیس

حاصل ہے بہر طور یہ توفیق بھی کو
 اس ضمن میں مخصوص نہیں نام کسی کا
 فردا کا صحافی بھی یہی بات لکھے گا
 دورہ کوئی ہوتا نہیں ناکام کسی کا



itsurdu.blogspot.com

عید قرباں کا پہلا دن

آج ممکن ہی نہیں ہے بھائی
 کوئی قصاب ادھر سے گزرے
 ہم خدا جانے کہاں راہ تنگیں
 وہ خدا جانے کدھر سے گزرے



itsurdu.blogspot.com

تب اور اب

کس نے کہاں کہاں پہ ہمارے خلاف کب
کیا کیا معاندانہ روش اختیار کی
وہ دن گئے کہ میر جی یہ جانتے نہ تھے
اب ہم کو سب خبر ہے سمندر کے پار کی



اے بسا آرزو

ہزار حیف کہ بجلی چلی گئی ورنہ
 جو ہے رواج وہی ہم بھی ہو بہو کرتے
 لگا کے ٹیلیوژن پورے والیوم کے ساتھ
 یہ آرزو تھی کہ مہماں سے گفتگو کرتے



itsurdu.blogspot.com

ایک خبر پر تبصرہ

پاؤں پھیلا نا اگرچہ بات اچھی ہے مگر
کچھ خیال وسعت چادر بھی ہونا چاہیے
عدل کو پہنچائیں گے وہ مدعی کے گھر تک
اس کا مطلب ہے کہ اس کا گھر بھی ہونا چاہیے



ترقی معکوس

پھر انسولین کے ٹیکے پہ پہنچا
جب اک ٹیکہ سے اس نے ابتدا کی
نہ پوچھو حالت بیمار شوگر
مرض برپا گیا جوں جوں دوا کی



itsurdu.blogspot.com

کفر نہ باشد

کوئی سگر جس طرح اپنا ہلاتا ہے بدن
 آپ بھی اپنا بدن ویسے ہلاتے جائے
 قوم کو کیسا تھرکتا مشغلہ سونپا گیا
 گیت گاتے جائے تالی بجاتے بجائے



itsurdu.blogspot.com

حقیقت حال

معیشت ہماری ترقی کنناں ہے
 گماں ہی گماں ہے ہے گماں ہی گماں ہے
 کہاں کوئی صنعت ہمارے یہاں ہے
 دھواں ہی دھواں ہے دھواں ہی دھواں ہے



بیمارستان میں

دوست آئے گل بکف بیمار پرسی کے لیے
میرا کمرہ روش رنگ بہاراں ہو گیا

مجھ سے نرسوں نے لیے ہیں پے بہ آٹو گراف
کچھ تو میرے دودل کا یوں بھی درماں ہو گیا

وہ کھلا مجھ سے ذرا سا پھر کھلا کچھ اور بھی
پہلے میں حیراں ہوا پھر اور حیراں ہو گیا

کچھ عیادت مند مجھ کو ایسے نسخے دے گئے
لیئے لیے میں تو جالینوس دوراں ہو گیا



برپا کئے وہ دور

برپا کئے وہ دور زماں نے تغیرات
گاڑی نئی تھی جس کا کھٹارا بنا دیا

چھوڑا نہیں کسی کو بھی یلغار وقت
آخر کھجور کو بھی چھوہارا بنا دیا

تھیس بھی اس نے حسن بتاں پر دیا ہمیں
گائیڈ جناب دل کو ہمارا بنا دیا

شیرینی مزاج میں اس کو لپیٹ کر
انور نے طنز کو بھی گوارا بنا دیا



ندرت ایجاد

اہل ہنر کی ندرت ایجاد کیا کہیں
 آئی انہیں ترنگ تو کیا کیا بنا دیا
 اللہ رے یہ ہو شربا قیمتی سفوف
 افیون کو بھی گوروں نے گورا بنا دیا



itsurdu.blogspot.com

اللہ بچائے

جو ناروا کی حمایت پہ ہو کمر بستہ
مجھے تو ایسی وکالت سے خوف آتا ہے
میں احمقوں کی حماقت سے تو نہیں ڈرتا
پڑھے لکھوں کی جہالت سے خوف آتا ہے



لازم و ملزوم

کچھ نہیں فصل بہاراں پھول کھلنے کے بغیر
عید کا کیا لطف یارو عید ملنے کے بغیر
گیت گانے کا عمل ہو یا کہ آنا گوندھنا
کام یہ دونوں ہی ناممکن ہیں بننے کے بغیر



تیرہ و تیرہ

و تیرہ ہے ہمارے تاجروں کا
 بجٹ سے قبل نرخوں میں اضافہ
 وہ یوں بچیں گے بدبودار چیزیں
 کہ جیسے بیچتے ہوں مشک نافہ



دو شعر

ہر برائی کا جواز اب تو یہی ٹھہرا ہے
کیا حرج اس میں ہے یہ کام تو سب کرتے ہیں

ہائے کیا دور ہے یہ دور بھی انور صاحب
آئینے سنگ سے انصاف طلب کرتے ہیں



ذاتیات

وہ چکھ سکتی نہیں ہے ایک ماشہ بھی سموسے کا
میں کھا سکتا نہیں رتی برابر بھی شکر قندی
ترے آزاد بندوں میں مری زوجہ نہ میں مولا
نمک کی اس کو پابندی مجھے بیٹھے کی پابندی



صلح جو

ہر چند اختلاف کے پہلو بہت سے ہیں
دل ہے کہ اختلاف کی باتوں سے دور ہے
تم جانتے ہو کوئی ہمارا نہیں قصور
ہم پھر بھی مانتے ہیں ہمارا قصور ہے



زنانه ڈاکنه

گئے وہ دن کہ جب یہ سوچتے تھے
 نہیں ہے عورتوں کا کھیل سروں
 سنا ہے میل کی پٹی سے بھی اب
 نکل آئی ہے اک فیمیل سروں



itsurdu.blogspot.com

طبع انور پہ کیف

طبع انور پ کیف طاری ہے
 مائل واقعہ نگاری ہے
 اللہ اس ولایت میں
 میر صاحب کا ذکر جاری ہے
 شاعری ان کی پوچھتے کیا ہو
 ریتنے کی ظلم کاری ہے
 ایسی بھرپور نشتریت سے
 فارسی شاعری بھی عاری ہے
 مستند ہے جو ان نے فرمایا
 اور مسلم ہنر شعاری ہے
 ناقدین کرام بھی برحق
 ان کی جو تجزیہ نگاری ہے
 ہم تو شیدائے میر ہیں ہم کو
 ان کی دیوانگی بھی پیاری ہے
 جشن جون ایلیا ٹورنٹو میں
 ایک تقریب یادگاری ہے
 ایسا لگتا ہے اس کے دل پر بھی
 زخم ہے اور زخم کاری ہے

ایک اندوہ رائیگانی سے
 ایک افسردگی سی طاری ہے
 اک لبو کی ہے دھار لہجے میں
 اس کا جو شعر ہے کٹاری ہے
 کرب حالات حاضره توبہ
 بیقراری سی بیقراری ہے
 وجہ افزودگی رنج و محن
 خوف آشوب تابکاری ہے
 جانے روئے زمین پر کب تک
 خجروں کی کیاجارہ داری ہے
 سارے وردان شہر کی اب تو
 ہر سگ پاساں سے یاری ہے
 کاسہ چشم ایک مدت سے
 خواب راحت کا اک بھکاری ہے
 خیر یہ بات چھوڑیے صاحب
 رات گزری ہے یا گزاری ہے
 اک تری آرزو سے زندہ ہیں
 ورنہ کیا زندگی ہماری ہے
 ایک مصرعہ ترے تبسم کا
 میرے دیوان غم پہ بھاری ہے
 شعر جمکین جس کو کہتے ہیں

اب اسی ذائقے کی باری ہے
 بل دیئے اور زندگی میں نے
 بلبلا تے ہوئے گزاری ہے
 بند گو بھی پہ غور کرنا ہوں
 یہ بھی اک فعل اضطراری ہے
 ایک پردے کے بعد پھر پردہ
 پردہ داری ہی پردہ داری ہے
 بس یہی سوچتا ہوں مسجد میں
 میں نے جوتی کہاں اتاری ہے
 شعرہ کہہ لو ابھی ہواؤں میں
 حدت خوشگوار ساری ہے
 جم نہ جائے خیال کی قلفی
 آمد فصل برفباری ہے
 تیرا رنگ مزاح بھی انور
 ایک اسلوب آہ و زاری ہے



اس کا رتبہ دکان

اس کا رتبہ دکان میں کچھ ہے
جس کی مرتبان میں کچھ ہے

ہم کھڑے ہیں درخت چلتے ہیں
ایسا لگتا ہے پان میں کچھ ہے

شکل حسب مقام زیور کی
ناک میں کچھ ہے کان میں کچھ ہے

ڈاکٹر سے ہے لازمی پرہیز
جان ہے تو جہان میں کچھ ہے

نقل کرنے پہ جب ہے پابندی
فائدہ امتحان میں کچھ ہے

وہ جو انکے ہوئے کھجور میں ہیں
مان لیں آسمان میں کچھ ہے

انورا دل کو کھینچتا جائے
تیرے طرز بیان میں کچھ ہے



itsurdu.blogspot.com

تیاری

چھلک رہا ہے سودا شباب چہرے سے
ذرا سیاہی بھی گاڑھی لگا کے آئے ہیں
انہیں حسینوں کی اک بزم میں پہنچا ہے
سو وہ خضاب کو داڑھی لگا کے آئے ہیں



پولس پنچایت

جھڑا ہی مٹ گیا ہے بہ فیض مذاکرات
بولے گا کس لیے کوئی صلح و صفا کے بعد
تفتیش کی تو اب کوئی تشویش ہی نہیں
خاموش ہو گئی ہے پولس مک مکا کے بعد



نوشتر دیوار

حیلے بھی ایک سے ہیں یہود و ہنود کے
دیوار پر ہے اب یہ حقیقت لکھی ہوئی
کشمیر ہو کہ ارض فلسطیں ہو دوستو
دونوں طرف ہے باڑ برابر لگی ہوئی



قومی انتخابات

ٹھیک ہے جیسا ایشن ہو گیا ہے ٹھیک ہے
ہاں مگر تشویش لاحق ہے ذرا اس باب میں
مجھ کو لگتا ہے یہ خاصا غیر فطری فاصلہ
مولوی سرحد میں ہیں لوٹے مگر پنجاب میں



چار شعر

وہ پیدا ہو گئے تھے قافلے میں
یہ الفاظ دگر زاد سفر ہیں

بڑے مشہور ایڈوکیٹ ہیں وہ
وہ لاعلمی میں خاصے نامور ہیں

ہم اب ایسے پرندے بن چکے ہیں
کہ جن کی چونچ ہے نے بال و پر ہیں

یہ کیا اخبار میں چھاپا گیا ہے
کہ ہم اخبار پڑھ کر بے خبر ہیں



آئی ہوئی

وہی تھا اس کے چہرے پر سکدر
 تشنخ کی گھٹا چھائی ہوئی تھی
 ضروری بات پھر کرنی تھی اس سے
 اے پھر چینک سی آئی ہوئی تھی



اک وہ بھی زمانہ تھا

جانچ سکتا ہوں لہو میں ہو جو مقدار شکر
سوچتا ہوں کیسے کیسے کام آتے ہیں مجھے
اک زمانہ تھا کہ بس اک اسپرو ہی یاد تھی
اب دواؤں کے بہت سے نام آتے ہیں مجھے



بیکارمباش

ایسا نہ ہو کہ کوئی نتیجہ نکل پڑے
کس درجہ احتیاط کئے جا رہا ہوں میں
جن سے مذاکرات کا کچھ فائدہ نہیں
ان سے مذاکرات کئے جا رہا ہوں میں

